فون نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ — The Daily ALFAZL RABWAH — یوم جمعہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر — قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۲۷ امان ۱۳۴۳ ہش | ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۸۳ھ | ۲۷ مارچ ۱۹۶۴ء | نمبر ۷۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۶ مارچ بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

”نوعِ انسان کی روحانی تاریخ کا ایک عجیب و غریب واقعہ اور عظیم الشان نشان“

”گذشتہ پچاس سال میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ رونما ہونے والا حیرت انگیز روحانی انقلاب“

مشرق و مغرب میں اسلام کی روز افزوں ترقی کے متعلق سوئٹزرلینڈ کے ایک عیسائی اخبار کا اعتراف

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موعودہ خلافت کے گذشتہ پچاس سال کے اندر اندر مشرق و مغرب میں جو روحانی انقلاب رونما ہوا ہے وہ اس قدر عظیم الشان ہے کہ اپنے ہی نہیں بلکہ اغیار تک اس کے معترف ہیں اور وہ حیران ہیں کہ یکایک ہوا کا رخ کیسے بدل گیا۔ خود یورپ، امریکہ، افریقہ اور ایشیا کے مختلف ممالک میں وسیع پیمانے پر اسلام کی تبلیغ، نومسلم جماعتوں کا قیام، مساجد کی تعمیر، مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت، دنیا کے دور دراز علاقوں سے اسلامی اخبارات اور رسائل و جرائد کا اجراء اور غیر ممالک میں وسیع پیمانے پر اسلامی مدارس، سکولوں اور کالجوں کا قیام — یہ وہ منہ بولتے اور زندہ حقائق ہیں۔ جنہوں نے اپنوں اور پرایوں سب کو ورطۂ حیرت میں ڈال رکھا ہے۔ وہ کیوں نہ حیران ہوں جبکہ آج سے ۵۰ سال قبل ان کے لئے ان باتوں کو تصور میں لانا بھی ممکن نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ کے مسیحی اخبارات اسلام کے حق میں رونما ہونے والے اس عظیم الشان انقلاب پر بڑی کثرت سے حیرت کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور لکھ رہے ہیں کہ وہ بات جو آج سے کچھ عرصہ قبل تک بالکل ناممکن نظر آتی تھی کیسے ممکن ہو گئی؟ وہ اسے نوعِ انسان کی روحانی تاریخ کا ایک عجیب و غریب واقعہ اور زبردست نشان قرار دینے پر مجبور ہیں — ذیل میں ہم سوئٹزرلینڈ کے مشہور روزنامے Berner Tagblatt کا ایک اقتباس درج کرتے ہیں۔ یہ اخبار اپنی ۱۱ جون ۱۹۶۱ء کی اشاعت میں جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ کا ذکر کرنے نیز سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے اور آپ ہی کے ذریعہ تبلیغ اسلام کی عالمگیر مہم کے آغاز اور اس کی تفصیلات کا ذکر کرنے کے بعد لکھتا ہے:-

”اس دوران میں یہ جماعت دنیا کے اور بہت سے حصوں میں پھیل گئی ہے۔ جہاں تک یورپ کا تعلق ہے۔ لنڈن، ہمبورگ، فرانکفورٹ، میڈرڈ، زیورک اور سٹاک ہالم میں اب اس جماعت کے باقاعدہ تبلیغی مشن قائم ہیں۔ امریکہ کے شہروں میں سے واشنگٹن، لاس انجیلز، نیویارک، پٹسبرگ، اور شکاگو میں بھی اس کی شاخیں موجود ہیں۔ اس سے آگے گرنیاڈا، ٹرینی ڈاڈ اور ڈچ گی آنا میں بھی یہ لوگ مصروفِ کار ہیں۔ افریقی ممالک میں سے سیرالیون، گھانا، نائیجیریا، لائبیریا اور مشرقی افریقہ میں بھی ان کی خاصی جمعیت ہے۔ مشرقِ وسطیٰ اور ایشیا میں سے مسقط، دمشق، بیروت، ماریشس، برطانوی شمالی بورنیو، کولمبو، رنگون، سنگاپور، اور انڈونیشیا میں ان کے تبلیغی مشن کام کر رہے ہیں۔

دوسری عالمگیر جنگ سے قبل ہی قرآن کا دنیا کی سات مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا تھا۔ چنانچہ اب تک ڈچ، جرمن اور انگریزی میں پورے قرآن مجید کے تراجم عربی متن کے ساتھ شائع ہو چکے ہیں، اسی طرح عنقریب روسی ترجمہ بھی منظرِ عام پر آنے والا ہے۔

اس جماعت کا نصب العین بہت بلند ہے یعنی یہ کہ روئے زمین پر بسنے والے تمام بنی نوع انسان کو ایک ہی مذہب کا پابند بنا کر انہیں باہم متحد کر دیا جائے۔ وہ مذہب احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہے۔ اس کے ذریعہ لوگ پوری انسانیت کو اسلامی اخوت کے رشتے میں منسلک کر کے دنیا میں حقیقی اور پائیدار امن قائم کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں توقع ہے کہ بالآخر تمام بنی نوع انسان اسلام کی آغوش میں آکر مسلمان ہو جائیں گے۔

یہ جماعت خود اور اس کا اپنے مولد و مسکن سے نکل کر پوری دنیا پر اس قدر مضبوطی سے پھیل جانا نوعِ انسان کی روحانی تاریخ کے عجیب و غریب واقعات میں سے ایک عجیب و غریب واقعہ اور نشان ہے۔“

مربی صاحبان متوجہ ہوں

مربی صاحبان کے لئے بطور نصاب ”حقیقۃ الوحی“ اور ”الوصیت“ دو کتب مقرر کی گئی تھیں۔ اور اس کے مطابق ہی انہیں اطلاع بھجوائی گئی تھی۔ چونکہ حقیقۃ الوحی اس وقت بازار سے مل نہیں رہی۔ اس لئے اس کی بجائے چشمہ معرفت مقرر کی جاتی ہے۔ الوصیت ساتھ ہو گی۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

صاحبزادی سارہ امۃ الحفیظ کے لئے دعا کی تحریک

لاہور (بذریعہ ٹیلیفون) محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اطلاع دی ہے کہ صاحبزادی سارہ امۃ الحفیظ کے گلے اور ناک کا اپریشن ۲۵ مارچ کی صبح کو ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب نے اپنے کلینک میں کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپریشن کامیاب رہا ہے الحمد للہ

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ صاحبزادی موصوفہ کے لئے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اصل تکلیف (NEPHRITIS) سے کلی نجات دے۔ اور صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین (مرزا لطف الرحمٰن)

درخواست دعا

— از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس —

سید محمد صدیق ہاشمی زعیم مجلس انصار اللہ ڈیرہ غازی خاں کے چھوٹے بھائی سید محمد اسلم ہاشمی بعارضہ ٹائیفائیڈ ۱۵ یوم سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۶۲ء

بزرگوں کا احترام اس میں ہے کہ انکی نصائح پر عمل کیا جائے

انگلستان کے مشہور ڈرامہ نویس برنارڈ شا نے ایک جگہ کہا ہے کہ

In The country of fools, a great man becomes a saint, everybody worships him and nobody does his will.

یعنی بیوقوفوں کے ملک میں بڑے آدمی کو دیوتا بنا لیا جاتا ہے اور ہر کوئی اس کو پوجنا شروع کر دیتا ہے مگر لوگ اس کی نصائح پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔

اس کا مطلب یہ ہے کسی بڑی شخصیت کا احترام یہ نہیں کہ انسان اس کو دیوتا بنا کر اس کی پوجا کرنی شروع کر دے بلکہ اس کا احترام اس بات میں ہے کہ انسان اس کی نصائح پر عمل کرے۔ یہ ایک نہایت ہی عقلمندانہ بات ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے پیغامبروں کا احترام بھی اسی بات میں مضمر ہے کہ ان کی ہدایات پر عمل کیا جائے نہ کہ ان کو بُت بنا کر ان کی پوجا کی جائے۔ اس سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے اور انسان اسی برائی میں گرفتار ہو جاتا ہے جس سے بچانے کے لئے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے ہیں۔

چنانچہ اکثر اقوام نے اپنے رشیوں پیغامبروں اور فرستادگانِ حق کو خود خدا تعالیٰ بنا لیا اور ان کی پوجا پاٹ کرنے لگیں جیسا کہ ہندوؤں نے کرشن و رام۔ بدھ علیہم السلام کو خدا بنا لیا ہے اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا بنا کر اس کو پوجنا شروع کر دیا۔ بت پرستی کا آغاز یہیں سے ہوتا ہے۔ ایک بندہ حق جب روحانی انقلاب برپا کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اس کے ماننے والے مراتب حاصل کرتے ہیں تو عوام ان کو بشر کی بجائے مافوق البشر خیال کرنے لگتے ہیں بڑھتے بڑھتے وہ اس کو خود خدا ہی بنا لیتے ہیں اور جس غرض کے لئے وہ کھڑے ہوتے ہیں وہ فوت ہو جاتی ہے۔

قرآن کریم نے اس کی بڑے زور سے تردید کی ہے اور یہودیوں اور عیسائیوں کے اس فعل کی بڑی مذمت کی ہے۔ یہودیوں اور عیسائیوں نے نیک بندوں کو "ارباب من دون اللّٰہ" بنا لیا اور اس میں یہاں تک غلو کیا کہ نہ صرف ان کی قبروں کو پوجنے لگے بلکہ عیسائیوں نے تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور آپ کی والدہ کے بت بنا لئے ہیں اور ان کے آگے سجدہ کرتے ہیں۔ دین میں بگاڑ یہیں سے شروع ہوتا ہے لوگ ان بزرگوں کی ہدایات کو تو فراموش کر دیتے ہیں اور اس بات میں بڑی نیکی سمجھنے لگتے ہیں کہ ان بزرگوں کی پوجا کی جائے۔

عیسائیوں میں جو کفّارہ کا مسئلہ پیدا ہوا ہے وہ اسی وجہ سے ہوا ہے۔ عیسائیوں نے در اصل یہ مسئلہ یورپ کے بت پرستوں سے لیا ہے۔ یہ بت پرست پہلے ہی ایسی باتوں کے قائل تھے انہوں نے اپنے بڑے آدمیوں کو بتوں کی صورت میں ڈھال لیا ہوا تھا اور صرف ان کی پوجا ہی کو ذریعہ نجات سمجھ رکھا تھا۔ عیسائی پادریوں نے بجائے ان بتوں کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیش کیا اگرچہ ساتھ ہی انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صحیح تعلیم کو بھی پیش کیا مگر عوام میں زیادہ تر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم صدیقہ کے بتوں کی پوجا رواج پذیر ہوتی چلی گئی۔ چنانچہ یورپ کے مصور اور مجسمہ ساز ایک عرصہ تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپکی والدہ کی تصویر کشی اور مجسمہ سازی میں مقابلے کرتے رہے ہیں۔ اور ان کی خیالی تصاویر اور مجسمے بنا کر عوام سے ان کی پوجا کرواتے رہے ہیں آج بھی کلیساؤں میں ان بزرگوں کی تصاویر اور مجسمے نصب ہیں اسی طرح ہندوؤں نے اپنے رشیوں کے مجسمے اور خیالی تصاویر بنا رکھی ہیں۔ اور مندروں کو ان سے سجا رکھا ہے۔

اگرچہ اسلام کے اثر سے اب یہ اقوام بھی بت پرستی سے انکار کرنے لگی ہیں اور ان ممالک میں کئی ایک ایسی تحریکیں اٹھ رہی ہیں جو واحد خدا تعالیٰ کی تلقین کرتی ہیں اور توحید باری تعالےٰ کی قائل ہیں۔ تاہم ابھی تک ان اقوام میں ایسے لوگ کثرت سے موجود ہیں جنہوں نے بت پرستی کو ابھی نہیں چھوڑا۔

ہم نے یہ سطور محض اس بات کو واضح کرنے کے لئے لکھی ہیں کہ انسان کس طرح سیدھے راستہ سے بھٹک کر غلط راستوں پر نکل جاتا ہے جب لوگ اللہ تعالےٰ کے فرستادگان کی ہدایات کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور ان کے پیش کردہ نمونے پر چلنے کی بجائے محض ان کے ذکر اذکار پر اتر آتے ہیں تو اسی وقت قوم میں خرابیوں کا بیج بو یا جاتا ہے۔ خود مسلمانوں میں بھی جن کو قرآن کریم نے ہر قسم کے شرک سے بچنے کی پرزور تاکید کی ہے اس قسم کے رجحانات بڑھتے چلے آئے ہیں۔ اور انہوں نے بجائے قرآن کریم کی تعلیمات اور سنت رسول اللہ پر عمل کرنے کے کئی قسم کے وظائف وغیرہ ایجاد کر لئے ہیں۔ یہ تو ان لوگوں کا حال ہے جو بظاہر دیندار کہلاتے ہیں لیکن ان سے بھی بڑھ کر عوام میں بہت سی رسومات مذہب کے نام پر داخل ہو گئی ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو صراطِ مستقیم سے ہٹا دیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھنا چاہیئے کہ انبیاء و رسل اور آئمہ کے آنے سے کیا غرض ہوتی ہے وہ دنیا میں اس لئے نہیں آتے کہ ان کو اپنی پوجا کرانی ہوتی ہے وہ تو ایک خدا کی عبادت قائم کرنا چاہتے ہیں اور اسی مطلب کے لئے آتے ہیں اور اس واسطے کہ لوگ ان کے کامل نمونہ پر عمل کریں اور ان جیسے بننے کی کوشش کریں اور ایسی اتباع کریں کہ گویا وہی ہو جائیں مگر افسوس ہے کہ بعض لوگ ان کے آنے کے اصل مقصد کو چھوڑ دیتے ہیں اور ان کو خدا سمجھ لیتے ہیں۔ اس سے وہ آئمہ اور رسل خوش نہیں ہو سکتے کہ لوگ ان کی اس قدر عزت کرتے ہیں۔ کبھی نہیں۔ وہ اس کو کوئی خوشی کا باعث قرار نہیں دیتے۔ ان کی اصل خوشی اسی میں ہوتی ہے کہ لوگ ان کی اتباع کریں اور جو تعلیم وہ پیش کرتے ہیں کہ سچے خدا کی عبادت کرو اور توحید پر قائم ہو جاؤ۔ اس پر قائم ہوں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی حکم ہوا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ یعنی اے رسول ان کو کہدو کہ اگر تم اللہ تعالےٰ سے پیار کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اس اتّباع کا یہ نتیجہ ہوگا کہ اللہ تعالےٰ تم سے پیار کرے گا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا محبوب بننے کا طریق یہی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع کی جاوے۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ انبیاء علیہم السلام اور ایسا ہی اور جو خدا تعالےٰ کے راستباز اور صادق بندے ہوتے ہیں وہ دنیا میں ایک نمونہ ہو کر آتے ہیں جو شخص اس نمونہ کے موافق چلنے کی کوشش نہیں کرتا لیکن ان کو سجدہ کرنے اور حاجت روا ماننے کو تیار ہو جاتا ہے وہ کبھی خدا تعالےٰ کے نزدیک قابل قدر نہیں ہے بلکہ وہ دیکھ لیگا کہ مرنے کے بعد وہ امام اس سے بیزار ہوگا۔ ایسا ہی جو لوگ حضرت علی یا حضرت امام حسین کے درجہ کو بہت بڑھاتے ہیں گویا ان کی پرستش کرتے ہیں وہ امام حسین کے متبعین میں نہیں ہیں اور اس سے امام حسین خوش نہیں ہو سکتے۔ انبیاء علیہم السلام ہمیشہ پیروی کے لئے نمونہ

(باقی صفحہ پر)

نئی حیات ترے آستاں سے ملتی ہے

یہ شے کہاں کسی اونچی دکاں سے ملتی ہے
نئی حیات ترے آستاں سے ملتی ہے

زمیں ملاتی ہے جب اس میں اپنی آلائش
تو دیں کو تازگی پھر آسماں سے ملتی ہے

وہ سانس جس سے تڑپتی ہے جان مُردوں میں
وہ زندہ سانس مسیحِ زماں سے ملتی ہے

خدا کا حکم چلاتے ہیں بندگانِ خدا
سندِ شہی کی شہِ دوجہاں سے ملتی ہے

میں سن کے قصۂ منصور کانپ اٹھتا ہوں
یہ داستاں تو مری داستاں سے ملتی ہے

ہر اک سے پوچھتے پھرتے ہیں حضرتِ تنویر
دوائے دردِ محبت کہاں سے ملتی ہے؟

جماعت احمدیہ کے اہم فرائض اور اس کی امتیازی خصوصیات

باہمی اخوت و ہمدردی اور خدا اور اس کے رسول کے احکام کی اطاعت ہمارا شعار ہونا چاہیئے

خطبہ جمعہ از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس فرمودہ ۲۰ مارچ ۱۹۶۴ء

مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۶۴ء کو مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مندرجہ بالا موضوع پر جو اہم خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

والمومنون والمومنات بعضھم اولیاء بعض یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ ویطیعون اللہ ورسولہ اولٰئک سیرحمھم اللہ ان اللہ عزیز حکیم۔ وعد اللہ المومنین والمومنات جنٰت تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ومساکن طیبۃ فی جنٰت عدن و رضوان من اللہ اکبر ذٰلک ھو الفوز العظیم۔ (التوبہ)

مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے جو نماز جمعہ کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ منعقد ہوگی اکثر جماعتوں کے نمائندے یہاں پہونچ چکے ہیں۔ اس لئے میں آج ایک ایسے اہم موضوع پر خطبہ دینا چاہتا ہوں۔ جس کا تعلق ساری جماعت سے ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ پوری توجہ سے سنیں۔ اور پھر اپنے دوسرے بھائیوں اور بہنوں تک اسے پہنچانے کی کوشش کریں

جماعت احمدیہ کی اہمیت

جماعت احمدیہ جس کی طرف ہم سب منسوب ہوتے ہیں وہ عظیم الشان جماعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کے ذریعہ ایسے وقت میں قائم کیا۔ جبکہ زمین پر روحانی ظلمت و تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اور ایمان دلوں سے ایسے پرواز کر گیا تھا۔ جیسے کبوتر اپنے گھونسلے سے پرواز کر جاتا ہے۔ ہاں وہ ثریا تک پہنچ چکا تھا۔ اور اس کے واپس لانے کی کوئی صورت معلوم نہیں ہوتی تھی۔ اور ہر طرف سے یہ آواز سنائی دے رہی تھی ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

ہاتھ لے زور ہیں الحاد کے دل خوگر ہیں
امتی باعث رسوائی پیمبر ہیں

اور زمانہ بآواز بلند پکار رہا تھا ؎

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الٰہ الا اللہ

تب اللہ تعالیٰ نے امت مرحومہ پر رحم فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی وحی اپنے مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف فرما کر بھیجا۔ تا آپ دلوں میں پھر حقیقی ایمان کو زندہ کریں۔ اور حقیقی معرفت جو دنیا سے گم ہو چکی تھی اور وہ حقیقی تقوےٰ و طہارت جو مفقود ہو چکی تھی دوبارہ قائم کریں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ؎

مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جو مجھ کو پایا

پس تم وہ عظیم الشان جماعت ہو جو آیت واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کی مصداق ہے۔ اور اپنے مرتبہ و مقام اور اپنے عظیم الشان کام کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی مثیل ہے۔ ہاں تم ہی مومنوں کی وہ پاک جماعت ہو۔ جس کی تیاری حضرت آدم کے وقت سے شروع ہوئی اور ہر نبی نے اس دعوت کی خبر دی۔ ہاں تم ہی مسیح موعود کی جماعت ہو۔ جس کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ کیونکہ اس کے اول میں میں ہوں اور اس کے آخر میں مسیح ہوگا۔ پس تم ہی وہ جماعت ہو۔ جن کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور اس کا عالمگیر غلبہ مقدر ہے اور جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس و فخر اللمومنین (تذکرہ صفحہ ۴۳۲)

یعنی تم اس زمانہ میں بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہو اور مومنوں کے لئے باعث فخر ہو۔

پھر جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہی دعا الہاماً سکھائی گئی۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاص صحابہ کی نسبت نہایت الحاح وزاری سے جنگ بدر کے موقعہ پر کی تھی۔

اللھم ان اھلکت ھذہ العصابۃ فلن تعبد فی الارض ابدا۔ (تذکرہ صفحہ ۳۲)

یعنی اے خدا اگر تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا۔ تو پھر اس کے بعد زمین میں تیری پرستش کبھی نہ ہوگی۔ یعنی لادینیت دنیا میں پھیل جائیگی۔ اور مذہب کا نام و نشان مٹ جائیگا

پس احمدیہ جماعت مومنوں کی وہ جماعت ہے۔ جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ رہنے والی ایسی جنتوں کا وعدہ کیا ہے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی۔ جن میں ان کی پاک رہائش گاہیں ہونگی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا انہیں سرٹیفکیٹ عطا ہوگا۔ اور دنیا و آخرت میں وہ کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوں گے۔

باہمی شفقت و ہمدردی

اس وقت میں بطور تذکیر ان کے فرائض اور ان کی امتیازی خصوصیات کا اختصار کے ساتھ ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

والمومنون والمومنات بعضھم اولیاء بعض

یعنی مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔

ولی کے ایک معنے محب کے ہیں یعنی مرد مومن عورتیں ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔ ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف بغض کینہ اور عداوت نہیں ہوتی۔

حضرت مسیح موعودؑ کے اہم ارشادات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”میں دو ہی مسئلے لیکر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی۔ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو۔ جب تک تم میں سے ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہ اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔“ (الحکم)

اسی طرح ولی کے ایک معنی مددگار اور دوست کے ہیں۔ یعنی جب کسی بھائی کو مدد کی ضرورت ہو۔ تو وہ اس کی امداد کرتے ہیں اور اس کے کسی مصیبت یا غم میں مبتلا ہونے کے وقت اس کی ہمدردی اور غمخواری کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اس کے ایک معنے ہمسایہ کے ہیں۔ یعنی مومن لوگ ایک دوسرے کے خواہ ان کا بھائی کہیں رہتا ہو۔ اسے اپنا ہمسایہ سمجھ کر اس سے نیک سلوک کرتے ہیں۔ اور ولی کے ایک معنی حفاظت کرنے والے اور نگران کے ہیں۔ یعنی مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کی جان اور مال اور عزت کی حفاظت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے نگران ہوتے ہیں۔ اگر وہ اپنے کسی مومن بھائی یا مومنہ بہن میں کوئی کمزوری یا غلطی دیکھتے ہیں تو وہ اس کی غلطی کی اصلاح کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ ولی اسے بھی کہا جاتا ہے۔ جو دوسرے کی ضروریات کا کفیل ہو۔ یعنی مومن لوگوں میں سے جب کوئی بے دست و پا ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جائز ضروریات کے پورا کرنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ تو وہ اپنے غریب اور بدحال بھائی یا بہن کی ضروریات کو پورا کرنے کی تدبیر کرتے ہیں۔ اور اس کی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ بیواؤں کی خبرگیری کرتے اور یتیموں کی پرورش کرتے اور مساکین کے پرسان حال ہوتے ہیں۔ اور ان کی مدد کرتے ہیں اور ولی کے معنی مطیع کے بھی ہیں۔ یعنی وہ ایک دوسرے کی نیک باتوں میں اطاعت کرتے ہیں۔

اپنے بھائیوں سے حسن سلوک اور ان سے ہمدردی اور انکی بوقت ضرورت مدد کرنے وغیرہ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا۔ جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں۔ تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے۔ اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں ... اور اگر کوئی میرا بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کوئی سخت گوئی کر

تو میری زندگی پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں بلکہ مجھے چاہیئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعائیں کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے ... کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر ایک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری شیخیں دور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے۔"

(شہادت القرآن)

حضور فرماتے ہیں:۔

"بہت سے ہیں جنہیں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبرگیری کے لئے تیار نہیں ہوتا یا اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں ہو تو نہیں کرتے کہ اس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث میں ہمسایہ کی خبرگیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے۔ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہے۔ بلکہ وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں۔ ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہیئے کہ کہاں تک ان امور کی پرواہ کرتا ہے اور کہاں تک اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کہے گا کہ میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا اور تو نے مجھے پانی نہ دیا۔ میں بیمار تھا تم نے میری عیادت نہ کی۔ جن لوگوں سے یہ سوال ہوگا۔ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب تو کب بھوکا تھا۔ جو ہم نے کھانا نہ دیا تو کب پیاسا تھا جو پانی نہ دیا کب بیمار تھا جو تیری عیادت نہ کی پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ جو ہے وہ ان باتوں کا محتاج تھا۔ مگر تم نے اس سے کوئی ہمدردی نہ کی۔ اس سے ہمدردی میری ہی ہمدردی تھی ایسا ہی ایک اور جماعت کو کہے گا شاباش تم نے میری ہمدردی کی میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا پیاسا تھا پانی پلایا وغیرہ وہ جماعت عرض کرے گی کہ اے ہمارے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا۔ تب اللہ تعالیٰ جواب دے گا۔ کہ میرے فلاں بندہ کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہمدردی تھی۔ دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا اس کو بہت پسند کرتا ہے ... پس انسان اس وقت تک انسان ہے جب تک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروت سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے" — پھر حضور فرماتے ہیں:۔ "میں اپنی جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے میں سے کمزور اور بچے لوگوں پر رحم کریں ان کی کمزوری کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ان پر سختی نہ کریں اور کسی کے ساتھ بد اخلاقی سے پیش نہ آئیں بلکہ سمجھائیں۔ دیکھو صحابہ کے درمیان بھی بعض منافق مل جاتے تھے پر حضرت رسول کریم صلعم ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے۔" (الحکم ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں ہمدردی نہ کریں۔ جس کو پوری طاقت دی گئی ہے۔ وہ کمزور سے محبت کرے میں سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا۔ بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس کے لئے دعا کرے۔ محبت کرے اور آہستگی اور اخلاق سے سمجھائے۔ مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے ہمدردی نہ کی جائے اس طرح بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی پردہ پوشی کریں۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے۔ بھائی کی پردہ پوشی کی جاتی ہے کبھی نہیں چاہتا کہ اس کے لئے اشتہار دے جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے ... تو ایک دوسرے کا شکوہ کرنا دل آزاری کرنا اور سخت زبانی کرنا دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے"۔ ایک معنی میں کے قریبی اور رشتہ دار کے بھی ہیں۔ یعنی ان کی رشتہ داریاں آپس میں ہوتی ہیں۔ اور ان کے آپس کے رشتے اور ناطے اور قرابتی تعلقات کا بنیادی اور مرکزی نقطہ ایمان ہوتا ہے۔ اور ان کی رو سے وہ مومن لوگ ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اپنی جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے۔ جس میں امیر غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں۔ ان کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں۔ گو باپ جدا جدا ہوں۔ مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔

(ملفوظات صفحہ ۳۴۸ تا ۳۴۹۔ جلد ۳)

پس کیا ہی بدقسمت ہے وہ شخص جو اپنی روحانی برادری کو چھوڑ کر دنیوی اغراض کی خاطر غیروں میں رشتہ کرتا ہے۔ اور ازدواجی رشتہ کی تلاش کے وقت عقائد اور افکار کے لحاظ سے کفو کی شرط کو نظر انداز کرتا ہے۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے معاملہ میں دین اور تقویٰ کو سب سے مقدم رکھنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ کتنے خاندان ہیں جو اسی وجہ سے ایمان اور تقویٰ اور روحانیت سے محروم ہو گئے کہ انہوں نے رشتہ کرتے وقت آیت والمؤمنون والمؤمنات بعضهم اولياء بعض کی ہدایت کو مدنظر نہ رکھا اور اپنے جگر گوشوں کو ایسے مؤثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے جو ان کے عقائد پر بُرا اثر ڈالیں کوشش نہ کی اور خدا تعالیٰ کے ارشاد کہ مومن لوگ آپس میں رشتہ ناطہ کیا کرتے ہیں کی خلاف ورزی کی اور غیر مومنوں کا سا کام کیا اور قوا انفسكم واهليكم نارا کی نصیحت کی بھی پرواہ نہ کی۔ انہوں نے شادی بیاہ کے معاملہ میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور تقویٰ اور دین و اخلاق کو دیکھنے کی بجائے اپنی دنیوی برادری اور ذات اور مال و دولت اور ظاہری وجاہت کا لحاظ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ان کی پیاری بیٹیوں اور پیارے بیٹوں کی اولادیں ایمان جیسی دولت سے محروم اور مومنوں کی جماعت سے بے تعلق ہو چکی ہیں۔ اور یقیناً غیر مومنوں سے رشتہ کرنے والے لوگ قیامت کے روز پوچھے جائیں گے۔ اور اپنے کئے کی سزا پائیں گے۔ عالم الغیب خدا کے سامنے جو کہ ان کے دلوں کے راز سے بھی واقف ہے یہ نہیں کہہ سکیں گے کہ ہمیں مومنوں کی جماعت میں کوئی رشتہ نہیں ملتا تھا۔

يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر

مومن مردوں اور مومن عورتوں کی ایک اور امتیازی صفت اللہ تعالیٰ یہ بیان فرماتا ہے کہ یہی نہیں کہ وہ خود بدیاں چھوڑتے اور نیکیاں حاصل کرتے ہیں بلکہ حسب ارشاد نبوی احب للناس ما تحب لنفسك تكن مومنا۔ یعنی تو مومن اسی وقت ہوگا جب تو لوگوں کے لئے بھی وہی بات پسند کرے جو تو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ وہ تبلیغ کرتے ہیں اور یہ سمجھ کر کرتے ہیں کہ سب سے بڑی ہمدردی خلق انہیں راہ حق کی طرف ہدایت کرنا اور انہیں خدا تعالیٰ سے روشناس کرانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے میں یہ ایک اصل ہے جو انسان کو نافع الناس بناتی ہے اور نافع الناس ہونا درازی عمر کا اصل گر ہے۔ غرض جو کوئی اپنی زندگی بڑھانا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ نیک کاموں کی تبلیغ کرے اور مخلوق کو فائدہ پہنچاوے"

اور فرماتے ہیں:۔

"اعزہ کو وقتاً فوقتاً تبلیغ کرتے رہنا نہایت ہی عمدہ بات ہے۔ جس طرح ممکن ہو عورتوں اور مردوں کو اس امر الٰہی سے اطلاع کی جاوے حدیث میں ہے اپنے قبیلہ کا شیخ اسی طرح سوال کیا جاوے گا جیسے قوم کا نبی"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۰۲)

اور فرماتے ہیں:۔

"ہمارے اختیار میں ہو تو ہم گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کریں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر تبلیغ کریں اور اسی تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۹۱ تا ۲۹۲)

اور جماعت احمدیہ کے متعلق خدا تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا کہ اس زمانہ میں سب سے بہتر جماعت یہی ہے جو لوگوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہے اور مومنوں کے لئے باعث فخر ہے یعنی اگرچہ مومن کی ایک امتیازی صفت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے مگر یہ جماعت اس رنگ میں تبلیغ کرے گی کہ مومنوں کی جماعتیں اس پر فخر کریں گی

ويقيمون الصلوٰة ويؤتون الزكوٰة

پھر مومنوں کی مزید دو صفات بیان فرمائیں کہ ایک تو وہ نمازوں کو اس کی پوری شرائط کے ساتھ باجماعت ادا کرتے ہیں۔ دوسرے وہ زکوٰۃ دیتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے اموال خرچ کرتے ہیں۔

اقامت صلوٰۃ سے مراد باجماعت نماز ادا کرنا ہے جس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ وہ مساجد اور ایسی جگہیں بناتے ہیں جہاں کہ اکٹھے ہو کر وہ باجماعت نمازیں ادا کر سکیں گویا اس میں اشارہ ہے کہ مومن لوگ جیسے اپنی رہائش کے لئے مکان بناتے ہیں ویسے عبادت کے لئے مسجدیں بھی بناتے ہیں۔ نماز پانچ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے جو عماد الدین یعنی دین کا ستون ہے اور اس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة الصلوٰة" کہ قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا محاسبہ ہوگا۔ اگر وہ اچھا ہو گیا تو پھر وہ کامیاب ہو جائے گا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ جنتی لوگ دوزخیوں سے ان کے دوزخ میں جانے کا سبب پوچھیں گے تو وہ کہیں گے لم نك من المصلين ولم نك نطعم المساكين۔ کہ ہم نمازی نہ تھے اور نہ ہی مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے یعنی نہ حقوق اللہ ادا کرتے نہ شفقت علی خلق اللہ کرتے تھے گویا جہنم میں جانے کا سب سے اول باعث ان کا بے نمازی ہونا ہوگا

اسی لئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"انسان۔ خدا ترسی کا اندازہ کرنے کے لئے اس کے التزام نماز کو دیکھنا کافی ہے کہ کس قدر ہے۔ اور مجھے یقیناً ہے کہ جو شخص پورے اہتمام سے نماز ادا کرتا ہے۔ اور خوف اور بیماری اور فتنہ کی حالتیں اس کو نماز سے روک نہیں سکتیں وہ بے شک خدا تعالیٰ پر ایک سچا ایمان رکھتا ہے۔ مگر یہ ایمان غریبوں کو دیا گیا ہے دولتمند اس نعمت کو پانے والے کھوڑے ہیں۔" (روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۵۴)

پھر مومن مردوں اور مومن عورتوں کے متعلق فرمایا کہ وہ اپنے مالوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پس میں تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر ہے یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو۔ ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقعہ ہاتھ آنے کا نہیں۔۔۔۔۔۔ یہ زمانہ جانوں کے دینے کا نہیں بلکہ فقط مالوں کے بقدر استطاعت خرچ کرنے کا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم حاشیہ صفحہ ۴۱)

اور فرماتے ہیں:۔

"چندے کی ابتداء اس سلسلہ سے ہی نہیں ہے بلکہ مالی ضرورتوں کے وقت نبیوں کے زمانہ میں بھی چندے جمع کئے گئے تھے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ ذرا چندے کا اشارہ ہوا تو تمام گھر کا مال لا کر سامنے رکھ دیا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسب مقدور کچھ دینا چاہیئے اور آپ کی منشاء تھی کہ دیکھا جاوے کہ کون کس قدر لاتا ہے حضرت ابوبکرؓ نے سارا مال لا کر سامنے رکھ دیا اور حضرت عمرؓ نے نصف مال۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہی فرق تمہارے مدارج میں ہے۔۔۔۔۔ یہاں تو بہت ہلکے چندے ہیں۔ پس اگر کوئی (چندہ دینے کا) معاہدہ نہیں کرتا تو اُسے خارج کرنا چاہیئے وہ منافق ہے۔ اس کا دل سیاہ ہے۔۔۔۔۔۔ آیہ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون میں چندہ دینے اور مال خرچ کرنے کی تاکید اور اشارہ ہے"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۴۳)

ویطیعون اللہ ورسولہ
اولٰئک سیرحمھم اللہ
ان اللہ عزیز حکیم

مومن مردوں اور مومن عورتوں کی اللہ تعالیٰ ایک امتیازی صفت یہ بیان فرماتا ہے کہ وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یعنی ان کی ساری زندگی خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے تجویز کردہ احکام اور ہدایات کے مطابق ہوتی ہے وہ رسم و رواج کے پابند نہیں ہوتے وہ اپنی عزت اور اپنا فخر اسی میں خیال کرتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہدایات پر عمل کریں۔ ان کی ناک اپنی قومی رسم و رواج کی مخالفت سے نہیں کٹتی بلکہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہدایات کی عدم پیروی سے کٹتی ہے۔

فرماتا ہے۔ مومن مرد اور مومن عورتیں جو ان صفات سے متصف ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے گا اور بوجہ ضعف بشریت جو کمزوریاں ان سے صادر ہوں گی ان کو ڈھانپ دے گا۔ اور انہیں دنیا میں عزت اور غلبہ عطا فرمائے گا۔

یہ ہیں وہ علامات جو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں پر مشتمل جماعت کی بیان فرمائی ہیں اور یہی وہ باتیں ہیں جن سے مومن جماعت اور غیر مومن جماعتوں میں امتیاز کیا جا سکتا ہے اور جن کے ذریعہ سے روحانی مومن جماعت ترقی کرتی اور کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوتی ہے

ایک پُر مسرت تقریب

آج ۲۰ مارچ ۱۹۶۲ء ہے اور ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء بروز جمعہ اللہ تعالیٰ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام نے بحکم الٰہی بیعت لینا شروع کی تھی اور اس لحاظ سے پرسوں یعنی ۲۳ مارچ ۱۹۶۲ء کو جماعت احمدیہ کے قیام پر پورے بہتّر سال ہو جائیں گے اور ۱۴ مارچ ۱۹۶۲ء کو ہمارے موجودہ محبوب امام حضرت سیدنا بشیر الدین محمود احمد مصلح موعود عافاہ اللہ الودود کی خلافت پر پچاس سال گزر چکے ہیں یہ امر یقیناً ہمارے لئے موجب مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قائم کی ہوئی جماعت کو گزشتہ بہتّر سال میں اپنوں اور بیگانوں کی شدید مخالفت کے باوجود بے نظیر ترقی بخشی حوادث کی آندھیاں چلیں۔ مخالفتوں کے طوفان اٹھے قسما قسم کے امتحان آئے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہر ابتلاء اور ہر امتحان میں پوری اتری اور ہمارے موجودہ پیارے امام کے عہد خلافت میں جماعت اکناف عالم میں پھیل گئی اور تبلیغ اسلام کا ایک عالمگیر نظام جاری کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ:۔

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہ ہوگی کہ عیسےٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس عقیدے کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔"

آج پہلی صدی میں سے بہتّر سال گزر چکے ہیں اور اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والے مردوں اور عورتوں کو دین اسلام کی اشاعت کے لئے خاص جوش عطا کیا اور ان کی حقیر قربانیوں کو شرف قبولیت بخشا اور ان کے لئے ایسے اعلیٰ اور شاندار نتائج نکالے کہ جماعت کے اشد مخالفوں کو بھی یہ اقرار کرنا پڑا کہ:۔

"یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی نظر آتی ہیں۔"

(زمیندار ۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

اور مسٹر احرار چوہدری افضل حق کو لکھنا پڑا:۔

"آریہ سماج کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسد بے جان تھا۔۔۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا اور ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے آگے بڑھا مرزا غلام احمد۔۔۔ اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔"

(فتنہ ارتداد اور پولیٹکل قلابازیاں)

اور ڈاکٹر محمد اقبال کو بھی یہ اقرار کرنا پڑا کہ

"پنجاب میں اسلامی صورت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔"

(ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر)

اور ان کی قربانیوں کو صحابہ کی قربانیوں سے تشبیہ دی گئی۔

ہمیں عہد کرنا چاہیئے

پس اللہ تعالیٰ کے ان احسانات اور انعامات کا جو اس نے محض اپنے فضل سے ہماری جماعت پر کئے آج جبکہ پہلی صدی میں سے بہتّر سال اور ہمارے پیارے امام کے دور خلافت کے نہایت شاندار فتوحات اور برکات سے پُر پچاس سال گزر رہے ہیں ہمیں شکریہ کے طور پر اپنے مولا کے حضور یہ عہد کرنا چاہیئے کہ ہم ان امتیازی صفات کو جو مذکورہ آیت میں ایمانداروں کی بیان ہوئی ہیں اپنے وجودوں میں کامل رنگ میں ظاہر کریں گے اور پہلے سے بہت بڑھ چڑھ کر دین اسلام کی اشاعت کے لئے قربانیاں کریں گے اور آپس میں محبت و اخوت اور شفقت و ہمدردی کا وہ نمونہ دکھائیں گے جس کی نظیر دنیا کی کسی قوم اور جماعت میں نہ پائی جاتی ہو اور ہمارے وجود آیت بعضھم اولیاء بعض کی عملی تفسیر ہوں گے۔

مالی قربانی کے لحاظ سے اس خوشی کے موقعہ پر ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے پیارے امام کی مبارک خواہش کو کہ ہمارا بجٹ کم از کم پچیس لاکھ روپے ہونا چاہیئے اس سال پورا کریں گے اور اس کے لئے مناسب تدابیر اختیار کریں گے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"سب سے بڑی ہمدردی خلق انہیں راہ حق کی طرف ہدایت کرنا اور انہیں خدا تعالیٰ سے روشناس کرانا ہے"

ہمیں چاہیئے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص کم از کم ایک شخص کو اس سال راہ ہدایت پر لائے اور خدا تعالیٰ سے روشناس کرائے اور اس سال احمدی بھائیوں کی ان اولادوں کو جو ہماری غفلت و کوتاہی اور عدم اتحاد کی وجہ سے جماعت سے قطع تعلق کر چکی ہیں واپس لانے کی کوشش کریں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر ہمارے سب مخلص بھائی اور بہنیں اس امر کے لئے تہیہ کر لیں اور ۷۵ سالوں کے لحاظ سے فی سال ایک سو احمدی بنائے جائیں تو اس سال جماعت کی تعداد میں سات ہزار پانچ سو کا اضافہ ہو سکتا ہے لیکن ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ خلافت مصلح موعود کے پچاس برس فی برس ایک ہزار کی نسبت سے پچاس ہزار کا اضافہ ہو جائے اور اس طرح صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ ۲۵ لاکھ کا بھی بہ آسانی بن سکتا ہے

اس وقت مختلف جماعتوں کے جو نمائندے یہاں موجود ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں جا کر ان باتوں کی تلقین کریں اور تمام وہ مومن مرد اور مومن عورتیں جو اس امر کا عہد کریں اور پھر اللہ تعالیٰ انہیں اپنے اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ان سب کے نام نظارت اصلاح و ارشاد ایک کتابی صورت میں آئندہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ان شاء اللہ شائع کر دے گی۔ اور یہ جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے فضلوں اور احسانات کا شکریہ ادا کرنے کا بہترین طریق ہوگا جو اس نے گزشتہ بہتّر سال میں جماعت احمدیہ پر کئے ہیں۔

دوستو! وقت تھوڑا ہے اور کار عمر ناپائدار۔ تیز قدم اٹھاؤ کہ شام ہونے کو ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجے پر ہوں ہر ایک جو تم میں سست ہوگا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا۔"

اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی اس نصیحت کو ہمیشہ یاد رکھو:۔

"اور قیامت تک اسے یاد رکھو کہ ہر مصیبت پر خدا تعالیٰ کو پکارو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو دنیا میں تم پر کوئی مصیبت ایسی نہیں آ سکتی جس میں خدا تعالیٰ تمہاری مدد نہ کرے اور دشمن کا خطرناک سے خطرناک حملہ بھی خدا تعالیٰ کی مدد کی وجہ سے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ بشرطیکہ تم حرام خوری نہ کرو۔ بے ایمانی نہ کرو۔ بد دیانتی نہ کرو۔ خدا تعالیٰ کا خوف کرو۔ تقویٰ کرو۔ ظلم نہ کرو۔ کسی پر تعدی نہ کرو کسی کی ذلت اور بدنامی نہ کرو۔ منافقت نہ دکھاؤ۔ فساد نہ کرو اگر تم ایسے ہو جاؤ گے تو ہر قدم اور ہر میدان میں خدا تعالیٰ تمہارا ساتھی ہوگا۔"

چندہ جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں ہر سال معتد بہ اضافہ ہوتا جاتا ہے اور بہت سی جماعتیں اس چندہ کی ادائیگی میں ایک بلند معیار تک پہنچ چکی ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن ابھی تک کئی جماعتیں ایسی بھی ہیں۔ اور ان میں بعض بڑی بڑی جماعتیں بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے ابھی تک اس چندہ کی وصولی کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں کی۔ حالانکہ چندہ جلسہ سالانہ بھی اسی طرح لازمی اور ضروری چندہ ہے۔ جس طرح چندہ عام یا حصہ آمد۔ پس جو جماعتیں چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی میں پیچھے ہیں۔ انہیں اس بات سے سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ بہت سی جماعتیں انہیں جیسے حالات میں سے گزرتے ہوئے نہ صرف سو فیصدی بلکہ اس سے بھی زیادہ اس چندہ کی ادائیگی کر دیتی ہیں۔ ایسی جماعتوں کے نام دعا کی خاطر وقتاً فوقتاً شائع کئے جاتے رہے ہیں۔ آخری فہرست شائع ہونے کے بعد جن جماعتوں نے اس میدان میں کوئی مقام حاصل کر لیا ہے ان کے نام دعا کے لئے نیچے درج ہیں۔ خاکسار تمام صحابہ کرام اور بزرگان جماعت سے درخواست کرتا ہے۔ کہ ان جماعتوں کی دینی اور دنیاوی بہبودی کے لئے دعا فرمائیں اور جو جماعتیں اس چندہ کی ادائیگی میں پیچھے رہی جاتی ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بارہ میں بھی انہیں قدم آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرما دے اور انہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ضروریات سے لاپرواہی کرنے کے ابتلاء سے بچائے تمام جماعتوں کو پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ سال ختم ہونے سے پہلے یعنی ۳۰ اپریل تک ہر جماعت کا بجٹ سو فیصدی پورا ہو جائے۔ آمین

ا۔ سو فیصدی یا اس سے زائد ادائیگی کرنیوالی جماعتیں

ضلع جھنگ :۔ شیر یکا ٹھٹہ ۔ لوکہ۔ ضلع میانوالی :۔ چک ۳۷ ایم ایل

ضلع سرگودہا :۔ سرداروالا۔ چک ۳۳ جنوبی۔ چک ۳۷ جنوبی۔ چک ۹۸ ش۔ شاہپور صدر

ضلع لائلپور :۔ چک ۱۲۱ گ ب گوکھووال۔ چک ۱۰۵ ج ب تلونڈی۔ چک ۲۸۲ گ ب الہ آباد چک ۲۶۲ گ ب ٹھٹہ کالو۔ چک ۹۱ گ ب گنگا پور

ضلع شیخوپورہ :۔ چک ۱۸ شاہ ہوڑ۔ چک ۹ نوانکوٹ۔ چک ۱۶۹ گرمولا

ضلع گوجرانوالہ :۔ کوٹ شاہ عالم ضلع سیالکوٹ :۔ بھکو بھٹی

ضلع گجرات :۔ سعد اللہ پور۔ کھرالی۔ بھلیسر

آزاد کشمیر :۔ ڈنیال گنگیال۔ گلگت ضلع ہزارہ :۔ مانسہرہ۔ بالاکوٹ

ضلع ڈیرہ غازیخان :۔ راجن پور ضلع مظفر گڑھ :۔ چک ۲۲۶ ٹی ڈی اے

ضلع ملتان :۔ چک ۳۵/۳ چاہ شیخوڑہ۔ چک ۳۹/۱۰ آر۔ فرید پور چاہ مہندی رتی والا

ضلع منٹگمری :۔ اوکاڑہ۔ ڈڈو سرچند۔ چک ۲۵/۵ آر۔ چک ۹۰/۱۲ ایل۔

ضلع رحیم یارخان :۔ چک ۱۲۳/۱۴ پی فیروزہ۔ چک ۱۰۶ پی ضلع خیرپور :۔ کوٹ نبھے خاں

ضلع نوابشاہ :۔ چک ۲۱ دڑو۔ گوٹھ بوٹے خان ضلع تھرپارکر :۔ چک ۲۰ پیرو چیچی

ضلع کراچی :۔ لجنہ اماء اللہ کراچی مشرقی پاکستان :۔ محمود نگر۔ کرشتا نگر

ب۔ نوے فیصدی سے زائد ادائیگی

ضلع جھنگ :۔ بیگانسوالہ ضلع سرگودھا :۔ ساہی وال۔ ضلع میانوالی :۔ میانوالی شہر

ضلع لائلپور :۔ چک ۹ ج ب رتن۔ گوجرہ۔ چک ۵۳ لگرہ۔ چک ۲۹۷ ج ب۔ چک ۲۰ ج ب تھیم سگووالا

ضلع شیخوپورہ :۔ چک ۲۵ مرڑ۔ ضلع سیالکوٹ :۔ مہدی پور کھوکھووالی۔

ضلع گجرات :۔ منڈی بہاء الدین۔ ضلع راولپنڈی۔ کہوٹہ

ضلع پشاور :۔ خلیل مرکزی اچینی پایان۔ ضلع منٹگمری :۔ عارف والا

ضلع رحیم یارخان :۔ رحیم یارخان شہر۔ چک ۶۵ پی۔ ضلع خیرپور۔ صوبہ ڈیرہ

ضلع نوابشاہ :۔ گوٹھ باوا۔ ضلع لاڑکانہ :۔ انور آباد۔ ضلع تھرپارکر :۔ چک ۱۹۵

مشرقی پاکستان :۔ سندربن۔

ج۔ اسی فیصدی سے زائد ادائیگی

ضلع جھنگ :۔ دارالنصر غربی۔ ڈاور ضلع سرگودہا :۔ چک ۲/۶ شمالی۔ چک ۱۵۲ ش

ضلع لائلپور :۔ چک جھمرہ۔ چک ۲۷۷ سینبلاں۔ چک ۱۰۴ رب چودھریوالہ۔ چک ۳۱ ببہ یانوالہ

ضلع لاہور :۔ حلقہ مزنگ۔ ضلع گوجرانوالہ :۔ وزیر آباد۔ گرمولا ورکاں

ضلع سیالکوٹ :۔ کھریا منڈیکی بیربال۔ گھٹیالیاں سکول۔ ضلع راولپنڈی :۔ محمودہ

ضلع اٹک :۔ لارنس پور۔ ضلع کوہاٹ :۔ بادہ چنار۔ ضلع مظفر گڑھ :۔ چک ۹۱ ٹی ڈی اے

ضلع نوابشاہ :۔ کمال ڈیرہ۔ گوٹھ محمد اسماعیل۔

ضلع ملتان :۔ لودھراں۔ کبیروالا۔ چک ۹۱/۱۰ آر۔ محمود آباد۔ دنیا پور۔ نصرت آباد فارم چک ۱۰۱/۱۵ ایل۔ ضلع تھرپارکر :۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ کریم نگر

ضلع حیدرآباد :۔ بشیر آباد اسٹیٹ۔

د۔ تین چوتھائی یعنی پچھتر فیصدی ادائیگی

ضلع جھنگ :۔ دارالصدر غربی ب۔ ضلع سرگودہا :۔ چک ۱۱۶ جنوبی۔ ضلع لائلپور :۔ چک ۸۶ ج ب دھول ماجرہ۔ چک ۲۹۶ ج ب بچھاپور۔ ضلع لاہور :۔ حلقہ ماڈل ٹاؤن۔ باٹا پور

ضلع شیخوپورہ :۔ شیر دکے ۲ ضلع سیالکوٹ :۔ بہلولپور۔ رنگے پور لدھڑ

ضلع گجرات :۔ کلیانہ۔ آزاد کشمیر :۔ باغ۔ ضلع اٹک :۔ کیمبل پور۔ ضلع پشاور :۔ پیچی

ضلع ڈیرہ غازیخان :۔ ہیرو شرقی غربی۔ ضلع منٹگمری :۔ چک ۶/۱۱ ایل۔

ضلع بہاولنگر :۔ چک ۲۲۳/۹ آر چک ۹ بستی نور پور ضلع خیرپور :۔ کنڈی

ضلع نوابشاہ :۔ سعید آباد۔ ضلع دادو :۔ دادو شہر۔

ضلع تھرپارکر :۔ احمد آباد اسٹیٹ۔ بنہ سرور

ہ۔ دو تہائی یعنی ۶۷ فیصدی ادائیگی

ضلع جھنگ :۔ دارالرحمت غربی۔ جھنگ صدر۔ دگمیانہ۔ ضلع سرگودہا :۔ مجوکہ

ضلع لائلپور :۔ لائلپور شہر۔ جڑانوالہ۔ چک ۵۵ رب برج۔ چک ۲۶۶ رب کھرڑیانوالہ

ضلع لاہور :۔ حلقہ دہلی دروازہ۔ ضلع گوجرانوالہ :۔ چک پٹھاناں۔ قلعہ سنگھ ویاں

ضلع سیالکوٹ :۔ ڈسکہ۔ مالوکے بھگت۔ بدوملہی۔ بھڈال۔ ضلع ملتان :۔ ملتان شہر

ضلع رحیم یارخان :۔ چک ۱۴/۸۱ پی گاگڑی۔ ضلع تھرپارکر :۔ کنزی۔ محمود آباد اسٹیٹ

و۔ ساٹھ فیصدی ادائیگی

ضلع جھنگ :۔ دارالصدر جنوبی۔ دارالصدر غربی الف۔ چنیوٹ۔ چند بھروانہ

ضلع میانوالی :۔ پکہ۔ ضلع سرگودہا :۔ جوہر آباد۔ ضلع لائلپور :۔ چک ۱۸ ج ب شمس پور۔ چک ۱۰۹ گ ب نزاٹن گڑھ۔ ضلع شیخوپورہ :۔ کرتو پنڈوری۔ مریدکے۔ گکڑ مل۔

ضلع سیالکوٹ :۔ کھیوہ باجوہ۔ ضلع گوجرانوالہ :۔ حافظ آباد۔ گوجرانوالہ شہر

فیروزوالا۔ کھیوپور کی کسکا کالو۔ بدوسر۔ نجیچھہ۔ ضلع گجرات :۔ چک ۳۰ ڈیری فارم۔ دھو

ضلع ملتان :۔ اسماعیل آباد۔ منڈی بوریوالا۔ ضلع منٹگمری :۔ چک ۵۵/۲ ایل محمود پور

ضلع نوابشاہ :۔ گوٹھ سردار محمد۔ ضلع حیدرآباد :۔ چمبر

مشرقی پاکستان :۔ سلطان پور۔ ملنچہ کوڑی۔ فقط

(ناظر بیت المال)

مجلس لائلپور کا جشن مسرت

مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۶۲ء بروز اتوار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامیاب خلافت پر پچاس برس گزرنے کی تقریب پر مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور نے جشن مسرت منایا۔ صبح سویرے خدام مسجد میں جمع ہوتے اور مسجد کو صاف کیا۔ بعد میں رنگین جھنڈیاں تمام مسجد میں لٹکائی گئیں۔

مسجد احمدیہ کے مین دروازہ پر کپڑا کا رنگین بورڈ لکھا کر لگایا گیا۔ جس پر مندرجہ ذیل عبارت لکھی گئی۔

"یوم مُصلح موعود" (نور آتا ہے نور)

چار بجے شام دو دیگیں پکا کر غربا میں بطور شکرانہ تقسیم کی گئیں۔ رات کو مسجد کو رنگ برنگے قمقموں سے سجایا گیا۔ نماز مغرب کے بعد مسجد میں جلسہ مصلح موعود ہوا اس جلسہ میں قریباً تمام خدام نے شرکت کی۔

اور آخر پر حضور کی کامل شفایابی کے لئے دُعا ہوئی

(معتمد مجلس لائلپور شہر)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے (۴) وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

مسل ۱۷۲۵۸:- میں رفیق احمد ولد میاں بشیر احمد قوم راجپوت پیشہ انجینئر عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ستمبر ۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو آج کل ۳۲۷/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد رفیق احمد معرفت میاں بشیر احمد آف کوئٹہ ۲-۲۸/۲۹ سریاب کسٹن روڈ کوئٹہ گواہ شد۔ (میجر ڈاکٹر) منیر احمد خالد سگنل ٹریننگ سنٹر کوہاٹ موصی ۶۱۶۳۔ گواہ شد بشارت احمد چوہدری موصی ۹۳۰۴

مسل ۱۷۲۵۹:- میں مرزا اکبر بیگ ولد مرزا محمد یعقوب بیگ قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۶/۶۲ ساکن دنیا پور ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے کیونکہ بفضل تعالیٰ میرے والدین حیات ہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کر دوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد مرزا محمد اکبر بیگ ولد مرزا محمد یعقوب بیگ بمقام ڈاکخانہ دنیا پور تحصیل لودھراں ضلع ملتان موجودہ پتہ معرفت ملک الطاف حسین و بنس سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پیپلز ٹاؤن ضلع ملتان۔

مسل ۱۷۲۶۰:- میں مبارکہ اعجاز بنت محمد اقبال حسین قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن مری ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں اس وقت ملازم ہوں اور غیر شادی شدہ ہوں میری ماہوار تنخواہ تمام الاؤنسز وغیرہ ملا کر ۲۲۰/- روپے ہے اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ کی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کرتی ہوں جو ہر ماہ باقاعدگی سے ادا کرتی رہوں گی اگر میری وفات پر میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان مالک ہو گی اسی طرح اگر کوئی اور جائیداد میں اس وصیت کے بعد پیدا کر دوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامۃ مبارکہ اعجاز بقلم خود بنت محمد اقبال حسین سول ہسپتال مری۔ گواہ شد محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ احمدیہ خیبر لاج مری۔ گواہ شد۔ محمد اقبال حسین والد مبارکہ اعجاز محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ جھنگ۔

مسل ۱۵۳۳۶:- میں رشید احمد ولد رحمت اللہ قریشی قوم قریشی پیشہ ایجنٹ اخبار الفضل سپلائی عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-اپریل ۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی منقولہ غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے میرا گزارہ ایجنسی الفضل اور جوتی سپلائی ہے جس کی اوسط آمد ۱۰۰/- روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مقبرہ بہشتی پاکستان ربوہ کرتا ہوں جو اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ داخل خزانہ ادا کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہو گی والسلام۔ العبد رشید احمد بقلم خود گواہ شد محمود احمد ورود میڈیکل ہیڈ کلرک سرگودھا۔ بلاک نمبر ۱۲- سرگودھا- ۲ گواہ شد۔ غلام احمد مکان ۵۶ - بلاک نمبر ۱۸ - سرگودھا۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۲۸ مارچ ۶۴ء چار بجے شام سے ۲۹ مارچ کی شام تک مسجد احمدیہ دارالذکر میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ۔ اس تربیتی کلاس کے دوران علاوہ تربیتی و دیگر امور کے صدر مجلس محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور امیر جماعت لاہور محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب کی تقاریر متوقع ہیں۔

لاہور کے جملہ خدام سے درخواست ہے کہ وہ اس تربیتی کلاس میں شامل ہوکر استفادہ کریں اس کلاس میں خدام کی حاضری لازمی ہے۔ خدام اس امر کی پوری کوشش کریں کہ وہ ۲۸، ۲۹ کی درمیانی رات مسجد دارالذکر میں ہی بسر کریں خدام کے علاوہ اطفال اور بزرگان جماعت سے بھی شمولیت کی درخواست ہے۔ کلاس کے دوران محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے درس قرآن مجید کا ٹیپ ریکارڈ بھی سنایا جائے گا

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ لاہور)

شکریہ اور درخواستِ دعا

بیگم صاحبہ میجر جنرل نذیر احمد صاحب مرحوم

احباب جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم میجر جنرل نذیر احمد صاحب مرحوم کی وفات پر اظہار ہمدردی اور افسوس کی تاریں اور خطوط بکثرت موصول ہوئے ہیں ان کا فرداً فرداً جواب دینا میرے لئے مشکل ہے۔ انھوں نے جس ہمدردی اور افسوس کا اظہار کیا ہے اس پر میں ان کی ممنون ہوں۔ نیز دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ خدا تعالے میرا اور میری اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔ اور مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

خدام الاحمدیہ کی گیارہویں مرکزی تربیتی کلاس

گیارہویں مرکزی تربیتی کلاس امسال انشاء اللہ العزیز ۳ اپریل بروز جمعۃ المبارک سے شروع ہوکر ۱۸ اپریل بروز ہفتہ تک جاری رہے گی

ہر مجلس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور شامل ہو جو واپس جا کر اپنی مجلس میں تعلیم و تربیت کا کام سرانجام دے سکے

شامل ہونے والے خدام اپنے ہمراہ قرآن کریم کاپی اور موسم کے مطابق بستر ضرور لائیں۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قرار داد تعزیت

لجنہ اماء اللہ جھنگ صدر کا یہ اجلاس حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت مولانا سلسلہ احمدیہ کے ایک فدائی خادم تھے۔ ہم حضرت مولانا صاحب کی بیگم صاحبہ۔ صاحبزادگان اور صاحبزادیوں نیز دیگر لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہیں اور دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالے حضرت مولوی صاحب کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے۔ آمین

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ جھنگ)

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ کا پہلا سالانہ

تربیتی اجتماع

مورخہ ۳۔۴۔۵۔اپریل سنہ ۱۹۶۴ء

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ کا پہلا تربیتی اجتماع بمقام شہر نواب شاہ مورخہ ۳، ۴، ۵ اپریل بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ ضلع نواب شاہ کی جملہ مجالس کے قائدین اپنی مجالس سے زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال کو اس اجتماع میں شامل کرانے کا اہتمام فرمادیں اس کے علاوہ خیرپور ڈویژن کے خدام۔ انصار و اطفال کو بھی اس اجتماع میں شرکت کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

(محمد یوسف) قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

ہوکر آتے ہیں اور سچ یہ ہے کہ بدوں پیروی کچھ بھی نہیں "۔ (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۸۸-۲۸۹)

جماعت احمدیہ اسی لئے کھڑی ہوئی ہے کہ وہ ان تمام غلطیوں کو جو دوسری اقوام اور خود مسلمانوں میں پیدا ہوگئی ہیں جن کی وجہ سے لوگ بجائے اللہ تعالیٰ کی راہ پر قدم مارنے کے بزرگوں کی پوجا پاٹ میں تضیع اوقات کرتے ہیں ان غلطیوں کو دور کرے اور لوگوں کو صراطِ مستقیم پر قائم کرے تاہم اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جن کاموں سے اللہ تعالےٰ کی بڑائی ظاہر ہوتی ہو اور جن سے اسکی قدرتوں کا نشان قائم ہوتا ہو ان کو بھی ترک سمجھا جائے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

" ایک اعتراض ہم پر یہ ہوتا ہے کہ اپنی تعریف کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مطہر، برگزیدہ قرار دیتے ہیں۔ اب ان لوگوں سے کوئی پوچھے کہ خدا جو امر ہمیں فرماتا ہے کیا ہم اس کی نافرمانی کریں۔ اگر ان باتوں کا اظہار نہ کریں تو معصیت میں داخل ہو۔ قرآن شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کیا کیا الفاظ اللہ تعالےٰ نے آپ کی شان میں فرمائے ہیں ان لوگوں کے خیال کے مطابق تو وہ بھی خودستائی ہوگی۔ خودستائی کرنے والا حق سے دور ہوتا ہے مگر جب خدا تعالےٰ فرمائے تو پھر کیا کیا جائے۔ یہ اعتراض ان نادانوں کا صرف مجھ پر ہی نہیں ہے بلکہ آدم سے لے کر جس قدر نبی۔ رسول۔ اذکیا اور مامور گذرے ہیں سب پر ہے۔ ذرا غور کرنے سے انسان سمجھ سکتا ہے کہ جسے خدا تعالےٰ مامور کرتا ہے ضرور ہے کہ اس کے لئے اجتباء اور اصطفاء ہو اور کچھ نہ کچھ اس میں ضرور خصوصیت چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کل مخلوق میں سے اسے برگزیدہ کرے۔ خدا تعالےٰ کی نظر خطا جانے والی نہیں ہوتی پس جب وہ کسی کو منتخب کرتا ہے وہ معمولی آدمی نہیں ہوتا قرآن شریف میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔ اس آیت کا آخری ماحصل یہ ہے کہ وہ ہمیں مفتری کہیں گے۔ مگر پھر ان پر سوال ہوتا ہے کہ عجیب خدا ہے کہ اسی قدر عمر دراز سے یہ افترا کا موقعہ دیئے چلا جاتا ہے اور جو کچھ ہم کہتے ہیں وہ وقوع میں آتا ہے۔ اگر مفتریوں کے ساتھ خدا تعالےٰ کے یہ سلوک ہیں اور اس طرح سے ان کی تائید اور نصرت کی جاتی ہے جیسے کہ ہماری تو پھر کل انبیاء کو بھی انہیں مفتری قرار دینا پڑے گا۔ وہی علامات اور براہین جو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں آپ کی صداقت کے نشان اور دلیل تھے وہی اب بھی موجود ہیں جسے خدا تعالےٰ منتخب کرے اگر وہ اس کی تعریف نہ کرے تو کیا گندہ ہے؟ اس سے خدا پر حرف آتا ہے کہ اس کا انتخاب گندا ٹھہرتا ہے۔

اگر دنیا کے مجازی حکام اعلیٰ کو بھی دیکھو تو وہ بھی حتی الوسع کمشنری، لفٹیننٹی، ڈپٹی کمشنری وغیرہ کے عہدوں کے لئے انہیں کو انتخاب کرتے ہیں جو کہ ان کی نظر میں لائق ہوتے ہیں۔ اگر وہ حکام اعلےٰ کی نظر میں نالائق اور ذمہ داریوں کی بجاآوری کے ناقابل ہوں تو انتخاب نہیں کئے جاتے۔ پس اسی طرح مامورین وغیرہ خدا تعالےٰ کی نظروں میں نالائق اور نکمے اور اشقیاء ہوں تو پھر لوگوں کو مزکی بنانے کی خدمت ان سے کیسے لی جاوے "۔

(ایضاً صفحہ ۳۰۶-۳۰۷)

ضروری اعلان

میں نسلاً چینی اور پیدائشی مسلمان ہوں۔ میرا پورا نام محمد عثمان چو چنگ شی (CHOU CHANG SHI) ہے محمد عثمان میرا اسلامی نام ہے اور چو چنگ شی میرا چینی نام ہے۔ سرکاری کاغذات میں صرف میرا چینی نام ہی درج ہے۔ جب سے میں پاکستان میں آیا ہوں میں زیادہ تر اپنے اسلامی نام محمد عثمان کے نام سے موسوم ہوں۔ تاہم میں پسند کرتا ہوں کہ مجھے میرے پورے نام "محمد عثمان چو چنگ شی" سے موسوم کیا جائے۔ تمام دوست مطلع رہیں۔

والسلام خاکسار
محمد عثمان چو چنگ شی

امتحان ضرورت الامام کیلئے رعایت

چونکہ بعض مجالس انصار اللہ کتاب ضرورت الامام بوجہ الشرکۃ الاسلامیہ گول بازار ربوہ سے نہیں منگوا سکیں اس لئے ایسی سب مجالس کے لئے بہ رعایت منظور کی جاتی ہے کہ وہ ۳۱-۴-۶۴ تک پرچہ جات جوابات مرکز میں بھجوائیں۔ سب انصار اللہ احباب اس رعایت سے پورا فائدہ اٹھائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)